Gmail ۴۳۹۸ ۲۶/۸/۲

Darul ifta Darul uloom <daruliftadarululoom@gmail.com>

10 June 2013 12:11

FATWA

Sulaiman - Just Live Your Life <sulaimann_90@hotmail.com>
To: "daruliftadarululoom@gmail.com" <daruliftadarululoom@gmail.com>

تمام سوالات فقه سے تعلق رکھتے هیں، وضاحت اور متعلقه رهنمائ کیلیے الگ کیا گیا هے

۱.

میں منیلا میں رہتا ہوں . یہاں پر باجماعت نماز ختم ہونے کے بعد جب مسبوق اپنی باقی رکاعت پوری کر رہا ہوتا
هے تو اکثرکوئ نیا شخص(جس کی پوری جما عت نکل گئ هو) مسجد میں داخل ہوتا ہے اور اس مسبوق کے
کندھے پہ ہاتھ رکھ کےاس کے ساتھ شامل ہو جاتا ہے جس سے مسبوق سے ایک نئ جماعت شروع ہو جاتی ہے.
بحیثت حنفی مسبوق شخص امام نہیں بن سکتا لیکن مذکورہ صورت میں ساتھ اگر کوئ شخص شامل ہو جائے تو کیا
مجھے تکبیرات اور تلاوت زور سے کرنی چاہئے؟ کیونکه ایسا نه کرنے کی صورت میں دوسرے کی نماز خراب
ہونے کا اندیشه هے اور دوران نماز اختلاف سمجھنا اور سمجھانا نا ممکن هے. تو فقه کی نظر میں اس صورت میں
مجھے کیا کرنا چاهئے؟

۲.

کیونکه اکثر ممالک میں امام مالک اور شافعی کو بھی مانا جاتاهےاور ان کی تمام جماعت اول وقت میں ہوتی ہیں.
تو کیا ان کیساتھ تمام جماعت ادا کرنا درست هے؟

۳.

فقه حنفی پرعمل کرتے هوئے اگر کسی مسجدمیں اقامت کرنی پڑے جو دوسرے امام کو مانتے هوں تو کیا کم
تکبیرات والی اقامت کی جا سکتی هے؟ کیو نکه یہاں اکثر لوگ کم علمی کی وجه سے هماری اقامت(جس میں
تکبیرات زیاده هوتی ہیں) غلط سمجھ لیتے هیں کیا کرنا چاہئے؟

۴.   ۵.

دوسرے اماموں میں وتر اور عید کی نمازوں کا طریقه بھی بلکل مختلف هے، کیا انکے ساتھ یے جماعت درست
هوگی؟

۵

مذکوره مسائل کی نظرمیں رهنمائ فرمائیں کےان اختلا فآت سے کیسے بچا جا سکتا هے؟

(جواب منسلک ہے)

شکریه

دار الافتاء
فتوی نمبر ۶۵/۱۵۴۳

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجوب حامدا ومصليا

(۱)۔۔۔ مسبوق شخص کی اقتداء میں نماز پڑھنا درست نہیں ہے، اسلئے اگر کوئی شخص ایسی حالت میں شریک ہو جائے تو مسبوق کو اپنی باقی ماندہ نماز اسی طرح پڑھنی چاہئے جیسے عام حالات میں پڑھی جاتی ہے یعنی قرات اور تکبیرات وغیرہ آہستہ آواز میں کہے اور جس شخص نے اس کی اقتدا کی ہو، نماز مکمل کرنے کے بعد اس کو مطلع کردیں کہ میرے علم کے مطابق اس طرح اقتدا کرنے سے نماز نہیں ہوئی، اسلئے اس نماز کا اعادہ لازم ہے۔

البحر الرائق - (1 / 400)

وَحَقِيقَةُ الْمَسْبُوقِ هو من لم يُدْرِكْ أَوَّلَ صَلَاةِ الْإِمَامِ وَالْمُرَادُ بِالْأَوَّلِ وَلَهُ أَحْكَامٌ كَثِيرَةٌ فَمِنْهَا أَنَّهُ مُنْفَرِدٌ فِيمَا يَقْضِي إلَّا فِي أَرْبَعِ مَسَائِلَ إحْدَاهَا أَنَّهُ لَا يَجُوزُ اقْتِدَاؤُهُ وَلَا الِاقْتِدَاءُ بِهِ لِأَنَّهُ بَانَ تَحْرِيمَةً فَلَوْ اقْتَدَى مَسْبُوقٌ بِمَسْبُوقٍ فَسَدَتْ صَلَاةُ الْمُقْتَدِي قَرَأَ أو لم يَقْرَأْ دُونَ الْإِمَامِ

الدر المختار - (1 / 596)

(والمسبوق من سبقه الإمام بها أو ببعضها وهو منفرد) حتى يثني ويتعوذ ويقرأ وإن قرأ مع الإمام لعدم الاعتداد بها لكراهتها مفتاح السعادة (فيما يقضيه)ــ(إلا في أربع) فكمقتد أخذها (لا يجوز الاقتداء به)

(۲)۔۔۔شافعی یا مالکی امام اگر مسائلِ طہارت اور فرائضِ (یعنی شروط وارکانِ) نماز میں حنفی مسلک کی رعایت کرتا ہو تو اس کی اقتداء میں نماز بلا کراہت درست ہے، اور اگر مسائلِ طہارت اور فرائضِ نماز میں حنفی مسلک کی رعایت نہ کرتا ہو تو اس کی اقتداء درست نہیں، اور اگر فرائض میں رعایت کرتا ہو لیکن واجبات وسنن میں حنفی مسلک کی رعایت نہ کرتا ہو یا یہ معلوم نہ ہو کہ حنفی مسلک کی رعایت کرتا ہے یا نہیں تو ایسی صورت میں اگر اپنے مسلک کا امام میسر نہ ہو تو ہو تو اکیلے نماز پڑھنے سے بہتر ہے کہ شافعی یا مالکی امام کی اقتداء میں ہی نماز پڑھی جائے تاکہ جماعت کی فضیلت حاصل ہو جائے۔ (ماخذہ: عمدة الفقہ ۲، ۱۹۸)

واضح رہے کہ حنفی مسلک کے مطابق جن نمازوں کو اول وقت سے تھوڑا مؤخر کرکے پڑھنے کا حکم ہے وہ ایک استحبابی حکم ہے، ان نمازوں کو اول وقت میں پڑھنا ناجائز یا حرام نہیں ہے۔ لہٰذا مذکورہ صورت میں اگر حنفی امام میسر نہ ہو تو جماعت کی فضیلت حاصل کرنے کیلئے مذکورہ بالا تفصیل کو مدِ نظر رکھتے ہوئے شافعی یا مالکی امام کی اقتداء میں اول وقت میں نمازیں پڑھنا جائز ہے۔

دار الافتاء

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

الدرالمختار (4 / 239)

(وَيُكْرَهُ) تَنْزِيهًا (إمَامَةُ عَبْدٍ)_ (وَأَعْرَابِيٍّ) وَمِثْلُهُ تُرْكُمَانُ وَأَكْرَادٌ وَعَامِّيٌّ (وَفَاسِقٍ وَأَعْمَى) ـــــ وَمُخَالِفٌ كَشَافِعِيٍّ لَكِنْ فِي وِتْرِ الْبَحْرِ إنْ تَيَقَّنَ الْمُرَاعَاةَ لَمْ يُكْرَهْ ، أَوْ عَدَمَهَا لَمْ يَصِحَّ ، وَإِنْ شَكَّ كُرِهَ

رد المحتار – (4 / 249)

(قَوْلُهُ لَكِنْ فِي وِتْرِ الْبَحْرِ إلَخْ) هَذَا هُوَ الْمُعْتَمَدُ ، لِأَنَّ الْمُحَقِّقِينَ جَنَحُوا إلَيْهِ ، وَقَوَاعِدُ الْمَذْهَبِ شَاهِدَةٌ عَلَيْهِ . وَقَالَ كَثِيرٌ مِنْ الْمَشَايِخِ : إنْ كَانَ عَادَتُهُ مُرَاعَاةَ مَوَاضِعِ الْخِلَافِ جَازَ وَإِلَّا فَلَا _ قَالَ فِي النِّهَايَةِ : وَهُوَ أَقْيَسُ وَعَلَيْهِ فَيَصِحُّ الِاقْتِدَاءُ وَإِنْ كَانَ لَا يَحْتَاطُ كَمَا يَأْتِي فِي الْوِتْرِ (قَوْلُهُ إنْ تَيَقَّنَ الْمُرَاعَاةَ لَمْ يُكْرَهْ إلَخْ) أَيْ الْمُرَاعَاةَ فِي الْفَرَائِضِ مِنْ شُرُوطٍ وَأَرْكَانٍ فِي تِلْكَ الصَّلَاةِ وَإِنْ لَمْ يُرَاعِ الْوَاجِبَاتِ وَالسُّنَنَ كَمَا هُوَ ظَاهِرُ سِيَاقِ كَلَامِ الْبَحْرِ .

(مَطْلَبٌ فِي الِاقْتِدَاءِ بِشَافِعِيٍّ وَنَحْوِهِ هَلْ يُكْرَهُ أَمْ لَا ؟) وَظَاهِرُ كَلَامِ شَرْحِ الْمُنْيَةِ أَيْضًا حَيْثُ قَالَ : وَأَمَّا الِاقْتِدَاءُ بِالْمُخَالِفِ فِي الْفُرُوعِ كَالشَّافِعِيِّ فَيَجُوزُ مَا لَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ مَا يُفْسِدُ الصَّلَاةَ عَلَى اعْتِقَادِ الْمُقْتَدِي عَلَيْهِ الْإِجْمَاعُ ، إنَّمَا اُخْتُلِفَ فِي الْكَرَاهَةِ _ وَفِي رِسَالَةِ [الِاهْتِدَاءِ فِي الِاقْتِدَاءِ] لِمُنْلَا عَلِيٍّ الْقَارِي : ذَهَبَ عَامَّةُ مَشَايِخِنَا إلَى الْجَوَازِ إذَا كَانَ يَحْتَاطُ فِي مَوْضِعِ الْخِلَافِ وَإِلَّا فَلَا .

وَالْمَعْنَى أَنَّهُ يَجُوزُ فِي الْمُرَاعِي بِلَا كَرَاهَةٍ وَفِي غَيْرِهِ مَعَهَا وَبَحْثُ الْمُحَشِّي أَنَّهُ إنْ عَلِمَ أَنَّهُ رَاعَى فِي الْفُرُوضِ وَالْوَاجِبَاتِ وَالسُّنَنِ فَلَا كَرَاهَةَ ـــــ وَالَّذِي يَمِيلُ إلَيْهِ الْقَلْبُ عَدَمُ كَرَاهَةِ الِاقْتِدَاءِ بِالْمُخَالِفِ مَا لَمْ يَكُنْ غَيْرَ مُرَاعٍ فِي الْفَرَائِضِ ، لِأَنَّ كَثِيرًا مِنْ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ كَانُوا أَئِمَّةً مُجْتَهِدِينَ وَهُمْ يُصَلُّونَ خَلْفَ إمَامٍ وَاحِدٍ مَعَ تَبَايُنِ مَذَاهِبِهِمْ

(۳)۔۔۔ایسی صورت میں کم تکبیرات والی اقامت سے بھی نماز درست ہے۔

(۴)۔۔۔حضراتِ شافعیہ اور مالکیہ عموماً وتر کی نماز دوسلاموں کے ساتھ پڑھتے ہیں جبکہ حنفی مسلک میں اس طرح تین رکعتیں دوسلاموں کے ساتھ ادا کرنا درست نہیں، اسلئے حنفی حضرات کیلئے بہتر یہ ہے کہ وتر میں ان کے ساتھ شامل نہ ہوں بلکہ نماز ختم ہونے کے بعد اپنے وتر علیحدہ پڑھیں، البتہ ان کے امام کے ساتھ وتر کی پہلی دو رکعت میں نفل کی نیت سے شامل ہوسکتے ہیں۔ تاہم اگر کسی شخص نے کسی وجہ سے ان کی اقتداء میں تین وتر پڑھ لئے تو بعد میں دوبارہ اپنے وتر پڑھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ دوبارہ پڑھنا حدیث "لا وتران فی لیلة" (ترمذی ۱/۱۰۷) کے خلاف ہے۔ (ماخذہ تبویب ۷۸۶/۱۵)

(جاری ہے ---)

مصنف ابن أبي شيبة – (2 / 294)
عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ أَنَّهُ أَوْتَرَ بِثَلاَثِ رَكَعَاتٍ ، لَمْ يَفْصِلْ بَيْنَهُنَّ بِسَلاَمٍ.

البحر الرائق – (2 / 42)
فَظَهَرَ بهذا أَنَّ الْمَذْهَبَ الصَّحِيحَ صِحَّةُ الِاقْتِدَاءِ بِالشَّافِعِيِّ في الْوِتْرِ إنْ لم يُسَلِّمْ على رَأْسِ الرَّكْعَتَيْنِ وَعَدَمُهَا إنْ سَلَّمَ وَاَللَّهُ الْمُوَفِّقُ لِلصَّوَابِ

(۵)۔۔۔عیدین کی نمازوں میں ان کی اقتداء کرنے سے نماز ادا ہو جائے گی۔

رد المحتار – (3 / 469)
وَمِثَالُ مَا تَجِبُ فِيهِ الْمُتَابَعَةُ مِمَّا يَسُوغُ فِيهِ الِاجْتِهَادُ مَا ذَكَرَهُ الْقُهُسْتَانِيُّ فِي شَرْحِ الْكَيْدَانِيَّةِ عَنْ الْجَلَّابِيِّ بِقَوْلِهِ كَتَكْبِيرَاتِ الْعِيدِ وَسَجْدَتَيْ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ وَالْقُنُوتِ بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي الْوِتْرِ والمراد بتكبيرات العيد ما زاد على الثلاث في كل ركعة مما لم يخرج عن أقوال الصحابة كما لو اقتدى بمن يراها خمسا مثلا كشافعي مِمَّا لَمْ يَخْرُجْ عَنْ أَقْوَالِ الصَّحَابَةِ ؛ كَمَا لَوْ اقْتَدَى بِمَنْ يَرَاهَا خَمْسًا مَثَلًا كَشَافِعِيٍّ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

تنویر احمد عفا اللہ عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۱۴ شعبان المعظم ۱۴۳۴ھ
۲۴ جون ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی
۱۴ شعبان ۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ
۱۴/۸/۱۴۳۴ھ